

۴۔ شرح : محبوب سے جدائی کی شام آئی تو بقراری کے جوش نے ایک طوفان کی صورت اختیار کر لی اور ایسی حالت پیدا ہوئی کہ میرے بستر کا تار تار صبح قیامت کے سورج کی کرن بن گیا۔ جو بستر آفتاب حشر کی کرنوں سے بُنا گیا ہو، اس کے جوش اضطراب کا اندازہ کیا کیا جاسکتا ہے ؟

۵۔ لغات ۔ بالمش : تکیہ، سر ہانا۔

شرح : زینح کی طرح محبوب کو خواب میں دیکھنا اور اس کے دیدار سے لذت اندوز ہونا ہمارے بستر کے لیے باعثِ ننگ ہے۔ یعنی ہم کبھی گوارا نہیں کرتے کہ بستر پر لیٹیں، نیند آئے، پھر خواب میں محبوب جلوہ دکھائے، جس طرح عام روایت کے مطابق زینح نے حضرت یوسفؑ کا جلوہ خواب میں دیکھا تھا ہمارا محبوب تو خود ہمارے پاس آتا ہی رہتا ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ وہ ہمارے پاس تھا۔ اس کی مشک بار زلف کی خوشبو ہمارے تکیے سے سونگھی جاسکتی ہے۔

عرفی نے بھی ایسا ہی ایک شعر کہا، اگرچہ اس کا موضوع دوسرا ہے :

قانع بہ بوسے دوست نہ گردید شوقِ ما

اس جنس را بہ مفلسِ کنگاں فروختیم

(ہمارا شوق محبوب کی خوشبو پالینے پر قناعت نہ کر سکا۔ محض خوشبو

پر خوش ہو جانے کا معاملہ ہم نے حضرت یعقوبؑ کے حوالے کر دیا،

جو بچارے بالکل تہی دست تھے)

۶۔ شرح : اے غالب ! میں کیا بتاؤں کہ محبوب کے فراق میں دل

کی حالت کیا ہے ؟ بقراری کا سرسری اندازہ کرنا چاہو تو یہ سمجھ لو کہ میرے بستر کا ہر تار کانٹے کی حیثیت رکھتا ہے، جو اس میں چبھا ہوا ہے۔